بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام مسئلہ مذکورہ کے بارے

صورت مسئلہ۔ ایک آدمی اس پر ایک باپ اور دو بیٹے پر الزام لگاتے ہیں کہ اس نے کسی کے ساتھ زنا کیا ہے اور حال یہ ہے کہ اس پر کوئی ظاہری اثرات بھی نہیں۔ مثلاً جس آدمی پر الزام لگایا گیا ہے وہ نہ کوئی ایسی حالت میں پکڑا گیا ہے کہ جس سے معلوم ہو کہ اس آدمی نے زنا کیا ہے بس وہ باپ اور بیٹے اپنے لئے استدلال یوں کرتے ہیں کہ ایک مرد تھا شکل اسکی عورت جیسے تھی یہ آدمی پہلے کسی بیت الخلاء میں اسکے ساتھ داخل ہوا پھر باپ کہتا ہے کہ بیت الخلاء میں تین یا چار منٹ اس آدمی نے اس عورت نما مرد کے ساتھ بیت الخلاء میں جبکہ اسکے بیٹے یہ کہتے ہیں کہ پندرہ سولہ منٹ گزارے اور جس آدمی پر الزام لگایا گیا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں قرآن پر حلف تک دیتا رہوں میں نے یہ کام تو درکنار اس سے قریب بھی نہیں ہوا۔

اب آپ حضرات سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس آدمی پر حد زنا ثابت ہو جاتا ہے اور کیا اس باپ اور دونوں بیٹوں کی وہ بات

جس میں وہ مختلف ہیں اس بات کا قوی یقین نہیں کہ یہ ان کی
طرف سے من گھڑت کہانی ہیں اور انہوں نے حسدا یہ الزام لگایا
اور کیا گواہ پیش نہ کرنے کی صورت میں اس باپ اور بیٹوں
پر حد آتا ہے۔

برائے مہربانی ان دونوں بیٹوں اور اسکے باپ اور جس
پر الزام لگایا گیا ہے اور صورت مسئلہ ان سب کی پر ایک
کے حکم کے ساتھ تفصیل کے ساتھ وضاحت فرمائیں۔

جزاکم اللہ۔

المستفتی۔ احسان اللہ سٹیلائٹ ٹاؤن کوئٹہ

جواب منسلکہ ورق پر
ملاحظہ فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں ذکر کیے گئے بیان کے مطابق مذکورہ شخص کو زانی نہیں کہا جاسکتا، زنا کے ثبوت کے لیے بہت کڑی شرائط ہیں جو یہاں نہیں پائی جارہی، اس پر الزام لگانے والے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں کسی شخص پر زنا کی تہمت لگانے والوں کی سزا بھی ان پر حد کا جاری کیا جانا ہے، لیکن یہ حد جاری کرنا حاکم وقت کا کام ہے۔

لہذا یہ افراد اللہ کے حضور سچے دل سے توبہ کریں اور آئندہ ایسی حرکت سے باز آئیں اور جس پر تہمت لگائی ہے اس سے معافی مانگیں۔ اور اگر اس شخص سے جس پر زنا کا الزام ہے" سے بھی کچھ سرزد ہوئی ہو تو وہ بھی اپنے اس فعل پر توبہ واستغفار کرے۔

الزنا يثبت بالبينة والإقرار، فالبينة: أن تشهد أربعة من الشهود على رجل أو امرأة بالزنا، فيسألهم الإمام عن الزنا: ما هو؟ وكيف هو؟ وأين زنى؟ وبمن زنى؟ فإذا بينوا ذلك وقالوا: رأيناه وطئها في فرجها كالميل في المكحلة، وسأل القاضي عنهم، فعدلوا في السر والعلانية حكم بشهادتهم والإقرار ..... الخ

(اللباب على شرح الكتاب: كتاب الحدود، ۲/۵۸، ۵۹، قديمي)

(رد المحتار مع الدر المختار: كتاب الحدود، ۶/۷ — ۲۱، دار المعرفة)

(الفتاوى العالمگيرية: كتاب الحدود، ۲/۱۴۳، رشيدية)

القذف في الشرع الرمي بالزنى، إذا قذف الرجل رجلاً محصناً أو امرأة محصنة بصريح الزنا بأن قال زنيت أو يا زاني. وطالب المقذوف بالحد حده الحاكم ثمانين سوطا إن كان القاذف حراً.

(الهندية: كتاب الحدود، الباب السابع في حد القذف، ۲/۱۶۰، رشيدية)

(رد المحتار، كتاب الحدود، باب حد القذف، ۶/۶۹ — ۷۷ دار المعرفة)

(قدوري على هامش اللباب، كتاب الحدود باب حد القذف، ۳/۶۹، قديمي) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه

محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

۹/۹/۳۰ھ

الجواب صحیح [illegible]

الجواب صحیح

یوسف افشانی

۳۰/۱۰/۳۰ھ